معصوم ہشتم

امام ششم

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

اور آپؑ کی چالیس حدیثیں ""

معصوم ہشتم

امام ششم

حضرت امام صادق علیہ السلام

نام: ـــ ـــ ـــ جعفر (ع)،

لقب: ـــ ـــ ـــ صادق:

کنیت: ـــ ـــ ـــ ابو عبداللہ

باپ: ـــ ـــ ـــ امام محمد باقرؑ

ماں: ـــ ـــ ـــ ام فروہ بنت قاسم بن محمد بن ابی بکر،

تاریخ ولادت: ـــ ۱۷، ربیع الاول.

محل ولادت: ـــ مدینہ منورہ.

تاریخ شہادت: ـــ ۲۵ر شوال ـــ ـــ ـــ محل شہادت: ـــ مدینہ منورہ.

سن شہادت: ـــ ۱۴۸ھ، ق، ـــ ـــ ـــ عمر: ـــ ـــ ـــ ۶۵ سال.

مرقد: ـــ ـــ ـــ بقیع، مدینہ، ـــ ـــ ـــ سبب شہادت: منصور دوانیقی کے حکم سے زہر دیا گیا۔

دوران عمر: ـــ اس کو دو حصوں میں بانٹا جا سکتا ہے، ۱۔ امامت سے پہلے ۳۱ سال (۸۳ سے لیکر ۱۱۴ تک) ۲۔ زمانہ امامت آخری عمر تک ۳۴ سال (۱۱۴ سے لیکر ۱۴۸ تک) اور یہی تشیع کے جوانی کا دور تھا۔ حضرتؑ نے بھی اپنے باپ کی طرح بنی امیہ و بنی عباس کی باہمی جنگ سے فائدہ حاصل کیا اور بڑے وسیع و عمیق پیمانہ پر ایسے حوزہ علمیہ کی تشکیل دی جس میں چار ہزار طالب علم تھے۔ اور حضرت رسولؐ و حضرت علیؑ کے خالص اسلام کو بنی امیہ کے اسلام کے پردے میں پروان چڑھایا۔

اربعون حديثاً

عن الامام جعفر الصادق عليه السلام

١- وَأَمّا وَجْهُ الْحَرامِ مِنَ الْوِلايَةِ: فَوِلايَةُ الْوالي الْجائِرِ، وَوِلايَةُ وُلاتِهِ، الرَّئيسِ مِنْهُمْ، وَأَتْباعِ الْوالي فَمَنْ دُونَهُ مِنْ وُلاةِ الْوُلاةِ، إِلى أَدْناهُمْ باباً مِنْ أَبْوابِ الْوِلايَةِ عَلى مَنْ هُوَ والٍ عَلَيْهِ، وَالْعَمَلُ لَهُمْ، وَالْكَسْبُ مَعَهُمْ ــ بِجَهَةِ الْوِلايَةِ لَهُمْ ــ حَرامٌ، ومُحَرَّمٌ، مُعَذَّبٌ مَنْ فَعَلَ ذلِكَ عَلى قَليلٍ مِنْ فِعْلِهِ أَوْكَثيرٍ، لِأَنَّ كُلَّ شَيْءٍ ــ مِنْ جِهَةِ الْمَعُونَةِ ــ مَعْصِيَةٌ كَبيرَةٌ مِنَ الْكَبائِرِ، وَذلِكَ أَنَّ فِ وِلايَةِ الْوالِي الْجائِرِ دَوْسَ (دَرسَ) الْحَقِّ كُلِّهِ، وَإِحْياءَ الْباطِلِ كُلِّهِ، وَإِظْهارَ الظُّلْمِ وَالْجَوْرِ وَالْفَسادِ، وَإِبْطالَ الْكُتُبِ، وَقَتْلَ الْأَنْبِياءِ وَالْمُؤْمِنينَ، وَهَدْمَ الْمَساجِدِ، وَتَبْديلَ سُنَّةِ اللّهِ وَشَرائِعِهِ، فَلِذلِكَ حَرُمَ الْعَمَلُ مَعَهُمْ وَمَعُونَتُهُمْ وَالْكَسْبُ مَعَهُمْ إِلاّ بِجِهَةِ الضَّرورَةِ نَظيرَ الضَّرُورَةِ إِلى الدَّمِ وَالْمَيْتَةِ.

(تحف العقول ص ٣٣٢)

٢- ... اِنَّ مَعْرِفَةَ اللّهِ عَزَّوَجَلَّ آنِسٌ مِنْ كُلِّ وَحْشَةٍ، وَصاحِبٌ مِنْ كُلِّ وَحْدَةٍ، وَنُورٌ مِنْ كُلِّ ظُلْمَةٍ، وَقُوَّةٌ مِنْ كُلِّ ضَعْفٍ، وَشِفاءٌ مِنْ كُلِّ سُقْمٍ.

(فروع الكافی ج٨ ص ٢٤٧)

امام جعفر صادقؑ کی چالیس حدیث

۱۔ حکام کی ولایت کی حرمت کی وجہ!

پس ظالم حاکم کی طرف سے یا اسکے حکام کی طرف سے کسی عہدے کو قبول کرنا طبقہ رؤساء اور حاکم کے اطرافیوں سے لیکر نیچے تک یعنی ظالم حاکم کی چوکیداری تک سب حرام ہے اور یہ سب لوگ والی کے دروازے ہیں۔ ان کی حکومت کی وجہ سے ان کیلئے کوئی کام کرنا ان کے ساتھ مل کر کوئی کسب کرنا حرام و محترام ہے اور جو ایسا کرے خواہ زیادہ کرے یا کم وہ معذب ہوگا۔ اس لئے کہ ہر شیٔ (انکی مدد کی وجہ سے) گناہ کبیرہ (ہو جاتی) ہے کیونکہ ظالم والی حکومت میں حق پورے کا پورا مٹ جاتا ہے اور باطل کل کا کل زندہ ہو جاتا ہے، ظلم، جور، فساد، کھلم کھلا ہوتا ہے، کتب (الٰہی) باطل ہو جاتی ہیں، قرآن و انبیاء قتل کئے جاتے ہیں مسجدیں گرائی جاتی ہیں، سنت الٰہی اور شریعت خدا بدل دی جاتی ہے۔ اس لئے ان کے ساتھ کام کرنا، ان کی مدد کرنا، ان کیلئے کام کرنا سب ہی حرام ہے، ہاں ضرورت کے وقت (اسی طرح) جائز ہے جس طرح ضرورت کے وقت خون اور مردار جائز ہو جاتا ہے۔

"تحف العقول، ص ۳۳۲"

۲۔ بیشک خدا کی معرفت ہر وحشت میں سبب اُنس ہے اور ہر تنہائی کا ساتھی ہے، اور ہر تاریکی کا نور ہے، اور ہر کمزور کی طاقت ہے، اور ہر بیماری کی شفا ہے۔

"فروع کافی، ج ۸، ص ۲۴۷"

٣. عَنْ عَمَرِبْنِ حَنْظَلَة قَالَ: سَأَلْتُ اَبَا عَبْدِاللّهِ(ع) عَنْ رَجُلَيْنِ مِنْ اَصْحَابِنَا بَيْنَهُمَا مُنَازَعَةٌ فى دَيْنٍ اَوْميرَاثٍ، فَتَحَاكَمَا اِلَى السُّلْطَانِ وَاِلَى الْقُضَاةِ اَيَحِلُّ ذٰلِكَ؟ قَالَ: مَنْ تَحَاكَمَ اِلَيْهِمْ فى حَقٍّ اَوْبَاطِلٍ فاِنَّمَا تَحَاكَمَ اِلى الطَّاغُوتِ، وَمَا يَحْكُمُ لَهُ فاِنَّمَا يَأْخُذُ سُحْتاً، وَاِنْ كَانَ حَقّاً ثَابِتاً لَهُ، لِأَنَّهُ اَخَذَهُ بِحُكْمِ الطَّاغُوتِ وَمَا اَمَرَ اللّهُ اَنْ يُكْفَرَ بِهِ، قَالَ اللّهُ تَعَالٰى يُرِيدُونَ اَنْ يَتَحَاكَمُوا اِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ اُمِرُوا اَنْ يَكْفُرُوا بِهِ، قُلْتُ فَكَيْفَ يَصْنَعَانِ؟ قَالَ: يَنْظُرَانِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مِمَّنْ قَدْ رَوٰى حَدِيثَنَا وَنَظَرَ في حَلَالِنَا وَحَرَامِنَا وَعَرَفَ اَحْكَامَنَا فَلْيَرْضَوا بِهِ حَكَماً فَاِنِّي قَدْ جَعَلْتُهُ عَلَيْكُمْ حَاكِماً.

(الوسائل ج١٨ ص٩٩)

٤. اَلْقُضَاةُ اَرْبَعَةٌ: ثَلَاثَةٌ في النَّارِ وَوَاحِدٌ في الْجَنَّةِ: رَجُلٌ قَضٰى بِجَوْرٍ وَهُوَ يَعْلَمُ فَهُوَ فِي النَّارِ، وَرَجُلٌ قَضٰى بِجَوْرٍ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ فَهُوَ فِي النَّارِ، وَرَجُلٌ قَضٰى بِحَقٍّ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ فَهُوَ فِي النَّارِ، وَرَجُلٌ قَضٰى بِحَقٍّ وَهُوَ يَعْلَمُ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ.

(تحف العقول ٣٦٥)

٥. مَنْ رَاٰى أَخَاهُ عَلٰى أَمْرٍ يَكْرَهُهُ وَلَا يَرُدُّهُ عَنْهُ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ فَقَدْ خَانَهُ.

(امالى صدوق ص١٦٢)

٦. لَا يَتْبَعُ الرَّجُلَ بَعْدَ مَوْتِهِ إِلَّا ثَلَاثُ خِصَالٍ: صَدَقَةٌ أَجْرَاهَا اللّهُ لَهُ فِي حَيَاتِهِ فَهِيَ تَجْرِي لَهُ بَعْدَ مَوْتِهِ، وَسُنَّةُ هُدًى يُعْمَلُ بِهَا، وَوَلَدٌ صَالِحٌ يَدْعُو لَهُ.

(تحف العقول ص٣٦٣)

۳۔ عمر بن حنظلہ کہتے ہیں: میں نے امام جعفر صادقؑ سے اپنے ان دو ساتھیوں کے بارے میں پوچھا جنکے درمیان کسی قرض یا میراث کے بارے میں جھگڑا تھا اور دونوں نے اپنا معاملہ بادشاہ اور قاضی کے یہاں فیصلہ کیلئے پیش کیا تھا کہ حضور کیا یہ جائز ہے؟۔

امام نے فرمایا: جو کسی حق یا باطل میں فیصلہ کیلئے ان لوگوں کی طرف رجوع کرے اس نے طاغوت کی طرف رجوع کیا اور (ان کے حکم سے) جو لیا جائے گا وہ حرام ہوگا چاہے وہ لینے والے کا ثابت شدہ حق ہو کیونکہ اس نے طاغوت کے حکم سے لیا ہے اور خدا نے اسکے انکار کا حکم دیا ہے چنانچہ خدا نے فرمایا ہے: یہ لوگ طاغوت کو حاکم بنانا چاہتے ہیں حالانکہ خدا نے انکو حکم دیا ہے کہ طاغوت کا انکار کریں ۔ تب میں نے عرض کیا: پھر یہ دونوں کیا کریں؟ امامؑ نے فرمایا: یہ دونوں دیکھیں کہ تم میں سے کون ہے جو ہماری حدیثوں کا راوی ہے۔ اور ہمارے حلال و حرام کو جانتا ہے اور ہمارے احکام کو پہچانتا ہے اسی کو حَکَم بنانے پر راضی ہو جائیں۔ اس لئے کہ ہم نے اس کو تمہارے اوپر حاکم قرار دیا ہے ۔

"الوسائل، ج ۱۸، ص ۹۹"

۴۔ قضاوت کرنے والے چار "قسم کے" ہیں ایک جنتی ہے تین دوزخی ہیں ۔ ۱۔ جو جان کر غلط فیصلہ کرے وہ دوزخی ہے، ۲۔ جو غلط فیصلہ لاعلمی میں کرے وہ بھی جہنمی ہے۔ ۳۔ جو صحیح فیصلہ کرے مگر جہالت و لاعلمی کی بنا پر! وہ بھی دوزخی ہے۔ ۴۔ جو جان کر صحیح فیصلہ کرے وہ جنتی ہے ۔

"تحف العقول ص ۳۶۵"

۵۔ جو اپنے برادر (مومن) کو برا کام کرتے ہوئے دیکھے اور قدرت رکھتے ہوئے بھی اس کو نہ روکے تو اس نے اپنے اس بھائی کے ساتھ خیانت کی ۔

"امالی صدوق، ص ۱۶۲"

۶۔ مرنے کے بعد تین چیزوں کے علاوہ کوئی عمل انسان کے پیچھے نہیں آتا ۔ ۱۔ وہ صدقہ جسکو اپنی زندگی میں خدا کی توفیق سے جاری کر گیا تھا وہ مرنے کے بعد بھی جاری رہتا ہے ۔ ۲۔ وہ نیک کام جو چھوڑ گیا تھا اور اس کے بعد بھی باقی رہے، ۳۔ وہ فرزند صالح جو اس کیلئے دعا کرے

"تحف العقول، ص ۳۶۲"

٧ـ لِلْمُسْلِمِ عَلىٰ اَخيهِ الْمُسْلِمِ مِنَ الْحَقِّ اَنْ يُسَلِّمَ عَلَيْهِ اِذٰا لَقِيَهُ، وَيَعُودَهُ اِذٰا مَرِضَ، وَيَنْصَحَ لَهُ اِذٰا غٰابَ، وَيُسَمِّتَهُ اِذٰا عَطَسَ، وَيُجيبَهُ اِذٰا دَعٰاهُ، وَيَتْبَعَهُ اِذٰامٰاتَ.

(اصول كافى ج ٢ باب حق المؤمن على اخيه ص ١٧١)

٨ـ أَلْمُؤْمِنُ أَخُوالْمُؤْمِنِ، كَالْجَسَدِ الْواحِدِ، إِنِ اشْتَكىٰ شَيْئاً مِنْهُ وَجَدَ أَلَمَ ذٰلِكَ في سٰائِرِ جَسَدِهِ، وَأَرْوٰاحُهُمٰا مِنْ رُوحٍ واحِدَةٍ، وَانَّ رُوحَ الْمُؤْمِنِ لَأَشَدُّ اتِّصالاً بِرُوحِ اللّٰهِ مِنِ اتِّصالِ شُعاعِ الشَّمْسِ بِهٰا.

(اصول كافى ج ٢ باب اخوة المومنين ص ١٦٦)

٩ـ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ أَنْ لاٰ يَشْبَعَ وَيَجُوعَ أَخُوهُ، ولاٰيَرْوىٰ وَيَعْطَشَ اَخُوهُ، وَلاٰ يَكْتَسِيَ وَيَعْرىٰ اَخُوهُ، فَمٰا أَعْظَمَ حَقَّ الْمُسْلِمِ عَلىٰ أَخيهِ الْمُسْلِمِ،

وَقٰالَ: أَحِبَّ لِأَخِيكَ الْمُسْلِمِ مٰا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ.

(اصول كافى ج ٢ باب حق المؤمن على اخيه ص ١٧٠)

١٠ـ أَلْمُؤْمِنُ أَخو المؤمن، عَيْنُهُ وَدَليلُهُ لاٰ يَخُونُهُ وَلاٰ يَظْلِمُهُ وَلاٰ يَغُشُّهُ وَلاٰ يَعِدُهُ عِدَةً فَيُخْلِفُهُ.

(اصول كافى ج ٢ باب اخوة المؤمنين ص ١٦٦)

١١ـ أَدْنىٰ مٰا يَخْرُجُ بِهِ الرَّجُلُ مِنَ ٱلايمٰانِ أَنْ يُؤٰاخِيَ الرَّجُلَ عَلىٰ دينِهِ فَيُحْصيَ عَلَيْهِ عَثَرٰاتِهِ وَزَلاّٰتِهِ لِيُعَنِّفَهُ بِهٰا يَوْماً [مٰا]

(معانى الاخبار ص ٣٩٤)

۷۔ ایک برادر مسلمان کا اپنے دوسرے مسلمان بھائی پر جو حقوق ہیں ان میں سے ، یہ حق بھی ہے کہ ، ۱۔ جب ملاقات ہو تو اس پر سلام کرے ۔ ۲۔ جب بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے ، ۳۔ اسکے پیٹھ پیچھے اس سے خلوص برتے ، ۴۔ جب اس کو چھینک آئے تو دعا کرے ، یعنی یرحمك الله ، کہے ، ۵۔ جب اس کو بلائے تو قبول کرے ۔ ۶۔ جب وہ مرجائے تو جنازہ کے پیچھے پیچھے چلے (تشییع جنازہ کرے)

"اصول کافی ، ج ۲ ، باب حق المومن علیٰ اخیہ ، ص ۱۷۱"

۸۔ ایک جسم کی طرح ، مومن دوسرے مومن کا بھائی ہے ، کہ جب جسم کے کسی حصہ کو شکایت ہوتی ہے تو اس کی تکلیف پورے بدن کو ہوتی ہے ، اور ان کی روح بھی ایک ہے ، مومن کی روح کا اتصال روح اللہ سے اس سے کہیں زیادہ شدید ہوتا ہے جتنا اتصال سورج اور اس کی شعاعوں میں ہوتا ہے ۔

"اصول کافی ، ج ۲ ، باب اخوۃ المومنین ، ص ۱۶۶"

۹۔ ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر یہ حق ہے کہ اگر اسکا بھائی بھوکا ہو تو یہ شکم سیر نہ ہو ، اگر وہ پیاسا ہو تو یہ سیراب نہ ہو اگر وہ برہنہ ہو تو لباس نہ پہنے ، پس ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر کتنا عظیم حق ہے ۔ نیز فرمایا : اپنے مسلمان بھائی کیلئے وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو ۔

"اصول کافی ، ج ۲ ، باب حق المومن علی اخیہ ، ص ۱۷۰"

۱۰۔ مومن ، مومن کا بھائی اور اس کی آنکھ اور اس کا رہبر ہے ، نہ اسکے ساتھ خیانت کرتا ہے نہ اس پر ظلم کرتا ہے ، نہ اس کے ساتھ ملاوٹ کرتا ہے ، اور نہ وعدہ کرکے وعدہ خلافی کرتا ہے ۔

"اصول کافی ، ج ۲ ، باب اخوۃ المومنین ، ص ۱۶۶"

۱۱۔ چھوٹی سی وہ چیز جو انسان کو دائرہ ایمان سے خارج کردیتی ہے وہ یہ ہے کہ انسان اپنے برادر دینی کی لغزشوں کو شمار کرتا رہے ، تاکہ کسی دن ان لغزشوں کا ذکر کرکے اس کو سرزنش کرے

"معانی الاخبار ، ص ۳۹۴"

١٢- مَنْ زَهَدَ في الدُّنْيا اَنْبَتَ اللّهُ الْحِكْمَةَ في قَلْبِهِ وَاَنْطَقَ بِها لِسانَهُ وَبَصَّرَهُ عُيُوبَ الدُّنْيا، داءَها ودواءَها، وأَخْرَجَهُ مِنَ الدُّنْيا سالِماً اِلىٰ دارِ السَّلامِ.

(بحارالانوار ج ٧٣ ص ٤٨)

١٣- اَلنّاسُ يَمُرُّونَ عَلى الصِّراطِ طَبَقاتٍ، وَالصِّراطُ اَدَقُّ مِنَ الشَّعْرِ وَاَحَدُّ مِنَ السَّيْفِ. فَمِنْهُمْ مَنْ يَمُرُّ حَبْواً، وَمِنْهُمْ مَنْ يَمُرُّ مَشْياً، وَمِنْهُمْ مَنْ يَمُرُّ مُتَعَلِّقاً، قَدْ تَأْخُذُ النّارُ مِنْهُ شَيْئاً وَتَتْرُكُ مِنْهُ شَيْئاً.

(روضة الواعظين ص ٤٩٩)

١٤- مِنْ أَخْلاقِ الْجاهِلِ الاِجابَةُ قَبْلَ اَنْ يَسْمَعَ وَالْمُعارَضَةُ قَبْلَ اَنْ يَفْهَمَ وَالْحُكْمُ بِما لايَعْلَمُ. (بحارالانوار ج ٧٨ ص ٢٧٨)

١٥- اَلْعامِلُ عَلىٰ غَيْرِ بَصيرَةٍ كَالسّائِرِ عَلى غَيْرِ الطَّريقِ فَلا تَزيدُهُ سُرْعَةُ السَّيْرِ اِلّا بُعْداً. (تحف العقول ص ٣٦٢)

١٦- اَحَبُّ اِخْواني إلَيَّ مَن اَهْدىٰ اِلَيَّ عُيُوبي.

(تحف العقول ص ٣٦٦)

١٧- كُونُوا دُعاةً لِلنّاسِ بِالْخَيْرِ بِغَيْرِ اَلْسِنَتِكُمْ لِيَرَوا مِنْكُمُ الاِجْتِهادَ وَالصِّدْقَ وَالْوَرَعَ. (اصول كافى ج ٢ باب الصدق واداء الامانة ص ١٠٥)

۱۲۔ جو دنیا میں زاہد ہوتا ہے خدا حکمت کو اس کے قلب میں جاگزیں کردیتا ہے اور اسی کو اس کی زبان پر جاری کردیتا ہے، اور اس کو دنیا کے عیوب اور ان کے امراض اور علاج سے آشنا کردیتا ہے اور اس کو پاک و پاکیزہ دنیا سے آخرت کی طرف منتقل کرتا ہے۔ بحار، ج ۷۳، ص ۴۸ "

۱۳۔ صراط سے گزرنے والے لوگ کئی قسم کے ہوں گے، پل صراط بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہوگا۔ ۱۔ کچھ لوگ شکم و ہاتھوں کے بل گزریں گے، ۲۔ کچھ لوگ پیروں سے چلتے ہوئے گزریں گے، ۳۔ کچھ لٹک کر گزریں گے۔ کہ آگ ان کے جسم کے کچھ حصے کو جلا رہی ہوگی اور کچھ حصہ محفوظ ہوگا۔ " روضۃ الواعظین ص ۴۹۹ "

۱۴۔ جاہل کی عادت یہ ہے کہ سننے سے پہلے جواب دینے لگتا ہے، سمجھنے سے پہلے جھگڑنے لگتا ہے، جس چیز کے بارے میں نہیں جانتا اس کے بارے میں حکم لگاتا ہے۔

(بحار، ج ۷۸، ص ۲۷۸)

۱۵۔ بغیر شناخت و بصیرت کے عمل کرنے والا، غیر راستہ پر چلنے والا ہے لہٰذا جتنا تیز چلے گا منزل سے اتنا دور ہوگا۔ " تحف العقول، ص ۳۶۲ "

۱۶۔ میرے نزدیک میرا سب سے زیادہ دوست وہ ہے جو میرے عیوب مجھے بتائے۔

(تحف العقول، ص ۳۶۶)

۱۷۔ لوگوں کو خیر کی طرف بغیر زبان (یعنی کردار و عمل) سے دعوت دو تاکہ وہ تمہاری کوشش وراستی و پرہیزگاری کو (اپنی آنکھوں سے) دیکھ سکیں،

" اصول کافی، ج ۲، باب الصدق و اداء الامانہ ص ۱۰۵ "

۱۸۔ مَنْ حَرمَ نَفْسَهُ كَسْبَهُ فَاِنَّمَا يَجْمَعُ لِغَيْرِهِ، وَمَنْ اَطَاعَ هَوٰاهُ فَقَدْ اَطٰاعَ عَدُوَّهُ، مَنْ يَثِقْ بِاللّهِ يَكْفِهِ مٰا اَهَمَّهُ مِنْ اَمْرِ دُنْيٰاهُ وَآخِرَتِهِ وَيَحْفَظْ لَهُ مٰا غٰابَ عَنْهُ، وَقَدْ عَجَزَ مَنْ لَمْ يُعِدَّ لِكُلِّ بَلاءٍ صَبْراً، وَلِكُلِّ نِعْمَةٍ شُكْراً، وَلِكُلِّ عُسْرٍ يُسْراً، صَبِّرْ نَفْسَكَ عِنْدَ كُلِّ بَلِيَّةٍ في وَلَدٍ اَوْمٰالٍ اَوْرَزِيَّةٍ، فَإِنَّمٰا يَقْبِضُ عٰارِيَتَهُ، وَيَاْخُذُ هِبَتَهُ، لِيَبْلُوَ فيهِمٰا صَبْرَكَ وَشُكْرَكَ ، وَاَرْجُ اللّهَ رَجٰاءً لا يُجَرِّيكَ عَلىٰ مَعْصِيَتِهِ، وَخَفْهُ خَوْفاً لا يُؤيِسُكَ مِنْ رَحْمَتِهِ، وَلَا تَغْتَرَّ بِقَوْلِ الْجاهِلِ وَلَا بِمَدْحِهِ فَتُكَبَّرَ وَتُجَبَّرَ وَتُعْجِبَ بِعَمَلِكَ، فَإِنَّ اَفْضَلَ الْعَمَلِ الْعِبٰادَةُ وَالتَّوٰاضُعُ، فَلا تُضَيِّعْ مٰالَكَ وَتُصْلِحَ مٰالَ غَيْرِكَ مٰا خَلَّفْتَهُ وَرٰاءَ ظَهْرِكَ ، وَاقْنَعْ بِمٰا قَسَمَهُ اللّهُ لَكَ، وَلَا تَنْظُرْ اِلَّا اِلىٰ مٰاعِنْدَكَ ، وَلَا تَتَمَنَّ مٰالَسْتَ تَنٰالُهُ، فَإِنَّ مَنْ قَنَعَ شَبِعَ، وَمَنْ لَمْ يَقْنَعْ لَم يَشْبَعْ، وَخُذْ حَظَّكَ مِنْ آخِرَتِكَ،

(تحف العقول ص ۳۰٤)

۱۹۔ يَنْبَغي لِلْمُؤْمِنِ اَنْ يَكُون فيهِ ثَمٰاني خِصٰالٍ، وَقُوراً عِنْدَ الْهَزٰاهِزِ، صَبُوراً عِنْدَ الْبَلاءِ، شَكُوراً عِنْدَ الرَّخٰاءِ، قٰانِعاً بِمٰا رَزَقَهُ اللّهُ، لا يَظْلِمُ الأَعْدٰاءَ، وَلَا يَتَحٰامَلُ لِلأَصْدِقٰاءِ، بَدَنُهُ مِنْهُ في تَعَبٍ وَالنّاسُ مِنْهُ فِي رٰاحَةٍ...

(اصول كافى باب خصال المومن ج ۲/ ص ۴۷)

۲۰۔ يُغْفَرُ لِلْجاهِلِ سَبْعُونَ ذَنْباً قَبْلَ اَنْ يُغْفَرَ للعالِمِ ذَنْبٌ وٰاحِدٌ.

(اصول كافى ج ۱ ص ٤٧)

۱۸۔ جس نے اپنی آمدنی کو اپنے اوپر خرچ نہ کیا اس نے (گویا) دوسروں کیلئے ذخیرہ کر دیا، اور جس نے اپنے خواہشات نفس کی پیروی کی اس نے اپنے دشمن کی اطاعت کی، جس نے خدا پر بھروسہ کیا، خدا اسکے اہم ترین دنیاوی اور آخروی امور کی کفایت کرے گا اور اس کی جو چیزیں غائب ہیں ان کی حفاظت کرے گا، جو شخص ہر بلا و مصیبت پر صبر نہ کرے، اور ہر نعمت پر شکر نہ کرے اور ہر مشکل کیلئے آسانی نہ پیدا کر سکے تو (ایسا شخص) عاجز ہے۔ ہر مصیبت کے وقت خواہ وہ اولاد کی ہو یا مال کی ہو یا جان کی ہو صبر کو عادت بنالو، (کیونکہ) خدا اپنی دی ہوئی امانت کو واپس لے لیتا ہے۔ اور اپنی بخشش کو (بھی) واپس لے لیتا ہے (اور یہ اس لئے کرتا ہے) تاکہ تمہارے صبر و شکر کا امتحان لے، خدا سے امید رکھو لیکن نہ اس طرح کہ اس سے جرأت گناہ بڑھے، اور خدا سے ڈرو لیکن نہ اس طرح کہ اس کی رحمت سے مایوس ہو جاؤ۔ جاہلوں کے قول اور ان کی مدح سے دھوکہ نہ کھاؤ ورنہ تمہارے اندر تکبّر و غرور اور اپنے عمل پر گھمنڈ پیدا ہو جائے گا اس لئے کہ افضل ترین عمل عبادت اور تواضع ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ اپنے مال کو تباہ کر دو اور ورثار کے مال کی اصلاح کرو خدا نے جو بھی تمہاری قسمت میں لکھ دیا ہے اسی پر قناعت کرو، اور صرف اپنے مال پر نظر رکھو، جس کو حاصل نہیں کر سکتے۔ اس کی تمنّا نہ کرو، کیونکہ جو قناعت کرتا ہے وہی سیر ہوتا ہے اور جو قناعت نہیں کرتا وہ کبھی سیر نہیں ہوتا۔ اپنا حصّہ آخرت سے حاصل کرو۔ "تحف العقول ص ۳۰۴"

۱۹۔ مومن میں آٹھ خصلتیں ہونی چاہئیں۔ ۱۔ سختیوں کے وقت با وقار ہو، ۲۔ بلا کے وقت صابر ہو، ۳۔ آرام و آسائش کے وقت شکر کرنے والا ہو، ۴۔ خدا نے اسکو جو دیا ہے اس پر قانع ہو، ۵۔ دشمنوں پر ظلم نہ کرے، ۶۔ اپنا بار دوستوں کے کندھوں پر نہ ڈالے (یا دوستوں کی خاطر گناہ نہ کرے) اسکا بدن اسکی عبادت کی وجہ سے رنج و تعب میں ہو، ۸۔ لوگ اس کی طرف سے راحت میں ہوں۔ "اصول کافی، باب خصال المومن ج ۲، ص ۴۷"

۲۰۔ عالم کے ایک گناہ بخشے جانے سے پہلے جاہل کے ستّر (۷۰) گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔
"اصول کافی، ج ۱ ص ۴۷"

۱۳ـ كَذِبَ الْوَقّاتُونَ.

(كمال الدين ج ۲ ص ۴۸۳)

۱۴ـ وَاَمّا وَجْهُ ألاِنتِفاعِ بي في غَيْبَتي فَكَالاِنْتِفاعِ بِالشَّمْسِ اِذا غَيَّبَها عَنِ الأَبْصارِ السَّحابُ.

(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۳۸۰)

۱۵ـ اِلٰهي عَظُمَ الْبَلاءُ، وَبَرِحَ الْخَفاءُ، وَانْكَشَفَ الْغِطاءُ، وَانْقَطَعَ الرَّجاءُ، وَضاقَتِ الأَرْضُ، وَمُنِعَتِ السَّماءُ، وَاَنْتَ الْمُسْتَعانُ، وَاِلَيْكَ الْمُشْتَكىٰ، وَعَلَيْكَ الْمُعَوَّلُ فِي الشِّدَّةِ وَالرَّخاءِ.

(الصحيفة المهديه ص ۶۹)

۱۶ـ «... وَاِنّي لَأَمانٌ لِأَهْلِ الأَرْضِ...»

(بحارالانوار ج ۵۳ ص ۱۸۱)

۱۷ـ «... اَبَى اللّهُ عَزَّوَجَلَّ لِلْحَقِّ اِلاّ اِتْماماً وَلِلْباطِلِ اِلاّ زُهُوقاً...»

(بحارالانوار ج ۵۳ ص ۱۹۳)

۱۸ـ وَاَكْثِرُوا الدُّعاءَ بِتَعْجيلِ الْفَرَجِ فَاِنَّ ذٰلِكَ فَرَجُكُمْ.

(كمال الدين ج ۲ ص ۴۸۵)

۱۹ـ «... اَنَا خاتِمُ الأَوْصِياءِ وَبي يَدْفَعُ اللّهُ الْبَلاءَ عَنْ اَهْلي وَشيعَتي...»

(بحارالانوار ج ۵۲ ص ۳۰)

۲۰ـ وَاَمّا عِلَّةُ ما وَقَعَ مِنَ الْغَيْبَةِ فَاِنَّ اللّهَ عَزَّوَجَلَّ يَقولُ «يا اَيُّهَا الَّذينَ آمَنُوا لاتَسْئَلُوا عَنْ اَشْياءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ». (كمال الدين ج ۲ ص ۴۸۵)

۱۳۔ ظہور امام زمانہ کا وقت معین کرنے والے جھوٹے ہیں۔

"کمال الدین، ج۲، ص۴۸۳"

۱۴۔ زمانہ غیبت میں میرے وجود سے فائدہ ایسا ہی ہے جیسے سورج سے ہوتا ہے جب وہ بادلوں میں چھپ جائے۔

"بحار، ج ۷۸، ص ۳۸۰"

۱۵۔ خدایا: بلائیں عظیم ہو گئیں، اندرونی (چیزیں) آشکار ہو گئیں، پردے چاک ہو گئے امیدیں ٹوٹ گئیں، زمین تنگ ہو گئی آسمان سے بارش رک گئی، تجھ سے مدد مانگی جاتی ہے اور تجھ ہی سے شکوی کیا جاتا ہے، سختی اور نرمی میں تجھ ہی پر بھروسہ ہے۔

"الصحیفۃ المہدیہ، ص ۶۹"

۱۶۔ میں یقیناً اہل زمین کیلئے امان ہوں۔

"بحار، ج ۵۳، ص ۱۸۱"

۱۷۔ خدا حق کو کامل اور باطل کو زائل کرنا چاہتا ہے۔

"بحار، ج ۵۳، ص ۱۹۳"

۱۸۔ تعجیل ظہور کی دعا بکثرت کیا کرو کیونکہ یہی دعا تمہارے لئے فَرَجْ ہے۔

"کمال الدین، ج۲، ص ۴۸۵"

۱۹۔ میں خاتم الاوصیاء ہوں، میرے ہی ذریعہ سے خدا بلاؤں کو میرے اہل اور میرے شیعوں سے دور کرے گا۔

"بحار، ج ۵۲ ص ۳۰"

۲۰۔ غیبت کی وجہ وہی ہے جسکے لئے خدا نے کہا ہے: ایمان دارو بہت سی چیزوں کے بارے میں نہ پوچھا کرو کیونکہ اگر ان کو ظاہر کر دیا جائے تو تم کو برا لگے گا۔

"کمال الدین، ج۲، ص ۴۸۵"

۲۱۔ وَلَا تَكُنْ بَطِراً فِي الْغِنىٰ وَلَا جَزِعاً فِي الْفَقْرِ، وَلَا تَكُنْ فَظّاً غَلِيظاً يَكْرَهُ النَّاسُ قُرْبَكَ، وَلَا تَكُنْ وَاهِناً يُحَقِّرُكَ مَنْ عَرَفَكَ، وَلَا تُشَارَّ مَنْ فَوْقَكَ، وَلَا تَسْخَرْ بِمَنْ هُوَ دُونَكَ، وَلَا تُنَازِعِ الْأَمْرَ أَهْلَهُ، وَلَا تُطِعِ السُّفَهَاءَ، وَلَا تَكُنْ مَهِيناً تَحْتَ كُلِّ أَحَدٍ، وَلَا تَتَّكِلَنَّ عَلىٰ كِفَايَةِ أَحَدٍ، وَقِفْ عِنْدَ كُلِّ أَمْرٍ حَتّىٰ تَعْرِفَ مَدْخَلَهُ مِنْ مَخْرَجِهِ قَبْلَ أَنْ تَقَعَ فِيهِ فَتَنْدَمَ، وَاجْعَلْ قَلْبَكَ قَرِيباً تُشَارِكُهُ، وَاجْعَلْ عَمَلَكَ وَالِداً تَتَّبِعُهُ، وَاجْعَلْ نَفْسَكَ عَدُوّاً تُجَاهِدُهُ، وَعَارِيَةً تَرُدُّهَا، فَإِنَّكَ قَدْ جُعِلْتَ طَبِيبَ نَفْسِكَ وَعُرِّفْتَ آيَةَ الصِّحَّةِ، وَبُيِّنَ لَكَ الدَّاءُ، وَدُلِلْتَ عَلَى الدَّوَاءِ، فَانْظُرْ قِيَامَكَ عَلىٰ نَفْسِكَ.

(تحف العقول ص ۳۰٤)

۲۲۔ مَنْ أَصْبَحَ مَهْمُوماً لِسِوىٰ فَكَاكِ رَقَبَتِهِ فَقَدْ هَوَّنَ عَلَيْهِ الْجَلِيلَ، وَرَغِبَ مِنْ رَبِّهِ فِي الرِّبْحِ الْحَقِيرِ، وَمَنْ غَشَّ أَخَاهُ وَحَقَّرَهُ وَنَاوَاهُ جَعَلَ اللّٰهُ النَّارَ مَأْوَاهُ، وَمَنْ حَسَدَ مُؤْمِناً انْمَاثَ الْإِيمَانُ فِي قَلْبِهِ كَمَا يَنْمَاثُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ.

(تحف العقول ۳۰۲)

۲۳۔ لَا تَتَصَدَّقْ عَلىٰ أَعْيُنِ النَّاسِ لِيُزَكُّوكَ، فَإِنَّكَ إِنْ فَعَلْتَ ذٰلِكَ فَقَدِ اسْتَوْفَيْتَ أَجْرَكَ، وَلٰكِنْ إِذَا أَعْطَيْتَ بِيَمِينِكَ فَلَا تُطْلِعْ عَلَيْهَا شِمَالَكَ، فَإِنَّ الَّذِي تَتَصَدَّقُ لَهُ سِرّاً يُجْزِيكَ عَلَانِيَةً عَلىٰ رُؤُوسِ الْأَشْهَادِ، فِي الْيَوْمِ الَّذِي لَا يَضُرُّكَ أَنْ لَا يُطْلِعَ النَّاسَ عَلىٰ صَدَقَتِكَ.

(تحف العقول ص ۳۰۵)

۲۱۔ مالداری میں تمہارے اندر اکڑ فوں نہ پیدا ہو، اور فقیری میں جزع فزع نہ ہو، بدخوار و سنگدل نہ ہو کہ لوگ تمہاری قربت کو ناپسند کریں، اتنے سست و کمزور نہ ہو کہ تم کو پہچاننے والا ذلیل کرے، اپنے سے برتر سے جنگ نہ کرو، اپنے سے پست کا مذاق مت اڑاؤ، اہل کار سے نزاع نہ کرو بیوقوفوں کی اطاعت نہ کرو، ہر شخص کی ماتحتی قبول نہ کرو، کسی کی کفایت پر بھروسہ نہ کرو، کسی بھی کام میں ہاتھ ڈالنے اور اس میں پشیمان ہونے سے پہلے اس میں داخل ہونے اور نکلنے کا راستہ دیکھ لو، اپنے دل کو قریبی رشتہ دار، سمجھو جو تمہارا شریک ہے، اپنے عمل کو (بمنزلہ) باپ قرار دو کہ اسکے پیچھے پیچھے رہو، اپنے نفس کو اپنا ایسا دشمن سمجھو کہ گویا ہمیشہ اس سے برسرپیکار ہو، اور ایک عاریت کی چیز جانو جسکو واپس کرنا ہے، کیونکہ تمکو اپنے نفس کا طبیب قرار دیا گیا ہے اور تم کو صحت و مرض کی علامتیں اور دوا و علاج (سب کچھ) بتا دیا گیا ہے۔ لہٰذا بڑی دقت نظر سے اس کی نگرانی کرو۔ (تحف العقول، ص ۳۰۴)

۲۲۔ جو شخص اس عالم میں صبح کرے کہ اسکو آتش دوزخ کے علاوہ کسی اور بات کی فکر ہو تو اس نے اپنے اوپر عظیم چیز (عذاب) کو بہت ہلکا (دنیا) شمار کیا۔ اور خدا سے بہت معمولی نفع کی خواہش کی، اور جس نے اپنے برادر (مومن) کے ساتھ ملاوٹ کیا اور اسکو ذلیل کیا اور اس سے دشمنی کی تو خدا اسکا ٹھکانا دوزخ بنا دے گا۔ جو شخص مومن سے حسد کریگا اسکے دل میں ایمان اس طرح گھل جائیگا جس طرح پانی میں نمک گھل جاتا ہے۔ (تحف العقول، ص ۳۰۲)

۲۳۔ لوگوں کے سامنے اسلئے صدقہ نہ دو کہ تم کو نیک سمجھیں، کیونکہ اگر تم نے ایسا کیا تو اپنی جزا پالی (اب خدا کے یہاں کچھ نہ ملے گا) البتہ اس طرح دو کہ اگر داہنے ہاتھ سے دیا ہے تو بائیں کو خبر نہ ہو، کیونکہ جسکے لئے (یعنی خدا کیلئے) تم نے پوشیدہ طور سے صدقہ دیا ہے وہ تم کو علی الاعلان جزا دیگا اور ایسے دن دے گا کہ لوگوں کا مطلع نہ ہونا تم کو کوئی نقصان نہ پہونچا سکے گا۔ (تحف العقول، ص ۳۰۵)

٢٤-من مواعظ لقمان لابنه:
... يا بُنَىَّ اَلْزِمْ نَفْسَكَ التُّؤَدَةَ فى اُمُورِكَ وَصَبِّرْ عَلىٰ مَؤُونَاتِ الْاِخْوانِ نَفْسَكَ فَاِنْ اَرَدْتَ اَنْ تَجْمَعَ عِزَّ الدُّنْيا فَاقْطَعْ طَمَعَكَ مِمّا فى اَيْدِى النّاسِ فَاَنَّما بَلَغَ الْاَنْبِياءُ وَالصِّدّيقُونَ ما بَلَغُوا بِقَطْعِ طَمَعِهِمْ.

(بحارالانوار ج١٣ص ٤١٩- ٤٢٠)

٢٥- حَقٌّ عَلىٰ كُلِّ مُسْلِمٍ يَعْرِفُنا اَنْ يَعْرِضَ عَمَلَهُ في كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ عَلىٰ نَفْسِهِ، فَيَكُونَ مُحاسِبَ نَفْسِهِ، فَاِنْ رَأىٰ حَسَنَةً اسْتَزادَ مِنْها، وَاِنْ رَأىٰ سَيِّئَةً اسْتَغْفَرَ مِنْها، لِئَلاّ يَخْزىٰ يَوْمَ الْقِيامَةِ. (تحف العقول ص٣٠١)

٢٦- مَنْ عامَلَ النّاسَ فَلَمْ يَظْلِمْهُمْ، وَحَدَّثَهُمْ فَلَمْ يَكْذِبْهُمْ، وَوَعَدَهُمْ فَلَمْ يُخْلِفْهُمْ، كانَ مِمَّنْ حَرُمَتْ غِيبَتُهُ وَكَمُلَتْ مُرُوءَتُهُ وَظَهَرَ عَدْلُهُ وَوَجَبَتْ اُخُوَّتُهُ. (اصول كافى ج ٢ باب المؤمن وعلاماته ص٢٣٩)

٢٧- اَلاَيّامُ ثَلاثَةٌ: فَيَوْمٌ مَضىٰ لا يُدْرَكُ ، وَيَوْمٌ النّاسُ فيهِ فَيَنْبَغى اَنْ يَغْتَنِمُوهُ، وَغَداً اِنَّما فى اَيْديهِمْ اَمَلُهُ. (تحف العقول ص٣٢٤)

٢٨- يا ابْنَ جُنْدَب يَهْلِكُ اَلْمُتَّكِلُ عَلىٰ عَمَلِهِ، وَلا يَنْجُو الْمُجْتَرِئُ عَلَى الذُّنُوبِ الْواثِقُ بِرَحْمَةِ اللّهِ. قُلْتُ: فَمَنْ يَنْجُو؟ قالَ الَّذينَ هُمْ بَيْنَ الرَّجاءِ وَالْخَوْفِ، كَاَنَّ قُلُوبَهُمْ فى مِخْلَبِ طائِرٍ شَوْقاً اِلَى الثَّوابِ وَخَوْفاً مِنَ الْعَذابِ.
(تحف العقول ص٣٠٢)

۲۴۔ جناب لقمان نے اپنے بیٹے کو جو نصیحتیں کی تھیں ان میں سے یہ بھی تھیں ..... بیٹا اپنے امور زندگی میں ہمیشہ باوقار رہو، اور اپنے دینی بھائیوں کے معاملات میں اپنے نفس کو صبر پر آمادہ رکھو، اگر دنیا کی عزت حاصل کرنا چاہتے ہو تو لوگوں کے پاس جو کچھ ہے اس سے اپنی امید کو قطع کر لو اسلئے کہ انبیاء اور صدیقین جس بلند مقام تک پہونچے ہیں وہ اسی قطع امید کی بنا پر پہونچے ہیں۔
(بحار، ج ۱۳، ص ۴۱۹ ۔ ۴۲۰)

۲۵۔ جس مسلمان کو ہماری معرفت حاصل ہے اس کا حق یہ ہے کہ ہر چوبیس گھنٹے میں اپنے عمل کو اپنے سامنے رکھے تاکہ اپنے نفس کا محاسب بنے اب اگر اس میں نیکیاں زیادہ ہیں تو اور اضافے کی کوشش کرے اور اگر برائیوں (کی زیادتی) کو دیکھے تو استغفار کرے۔ تاکہ قیامت کے دن رسوا نہ ہو۔
"تحف العقول ص ۳۰۱"

۲۶۔ جو لوگوں سے معاملہ کرے اور اس میں ان پر ظلم نہ کرے، اور گفتگو کرے اور جھوٹ نہ بولے۔ اور وعدہ کر کے وعدہ خلافی نہ کرے تو اسکی غیبت حرام، اسکی مردانگی کامل، اس کی عدالت ظاہر، اور اس کی اخوت واجب ہے۔
(اصول کافی، ج ۲، باب المومن و علاماتہ ص ۲۳۹)

۲۷۔ دنوں کی تین قسمیں ہیں، ۱۔ وہ کل جو گزر گیا اب وہ ہاتھ نہیں آئے گا۔ ۲۔ ایک وہ کل جسکی صرف آرزو کی جا سکتی ہے ابھی آیا نہیں ہے۔ ۳۔ ایک آج جس میں ہم ہیں اور اسی کو غنیمت سمجھنا چاہیئے۔
"تحف العقول ص ۳۲۴"

۲۸۔ اے ابن جندب! اپنے عمل پر بھروسہ کرنے والا ہلاک ہوتا ہے، خدا کی رحمت پر یقین رکھ کر گناہ کی جرأت کرنے والا نجات نہیں پا سکتا، راوی نے پوچھا: پھر کون نجات پائے گا؟ فرمایا: جو امید و بیم کے درمیان ہیں۔ گویا ان کے قلوب طائر کے پنجے میں ہیں ثواب کے شوق اور عذاب کے خوف سے۔
"تحف العقول، ص ۳۰۲"

۲۹- اَلْمَعْرُوفُ كَاسْمِهِ، وَلَيْسَ شَيْءٌ اَفْضَلَ مِنَ الْمَعْرُوفِ اِلاّ ثَوابُهُ، وَالْمَعْرُوفُ هَدِيَّةٌ مِنَ اللهِ اِلى عَبْدِهِ، وَلَيْسَ كُلُّ مَنْ يُحِبُّ اَنْ يَصْنَعَ الْمَعْرُوفَ اِلَى النّاسِ يَصْنَعُهُ، وَلا كُلُّ مَنْ رَغِبَ فيهِ يَقْدِرُ عَلَيْهِ، وَلا كُلُّ مَنْ يَقْدِرُ عَلَيْهِ يُؤْذَنُ لَهُ فيهِ، فَاِذا مَنَّ اللهُ عَلَى الْعَبْدِ جَمَعَ لَهُ الرَّغْبَةَ فِي الْمَعْرُوفِ وَالْقُدْرَةَ وَالإِذْنَ، فَهُنالِكَ تَمَّتِ السَّعادَةُ وَالْكَرامَةُ لِلطّالِبِ وَالْمَطْلُوبِ اِلَيْهِ.
(بحارج ۷۸ ص ۲۴۶)

۳۰- اَلْماشي في حاجَةِ اَخيهِ كَالسّاعي بَيْنَ الصَّفا وَالْمَرْوَةِ، وَقاضي حاجَتِهِ كَالْمُتَشَحِّطِ بِدَمِهِ في سَبيلِ اللهِ يَوْمَ بَدْرٍ وَاُحُدٍ
(تحف العقول ص ۳۰۳)

۳۱- اِنَّ اللهَ اَنْعَمَ عَلى قَوْمٍ بِالْمَواهِبِ فَلَمْ يَشْكُرُوهُ فَصارَتْ عَلَيْهِمْ وَبالاً، وَابْتَلى قَوْماً بِالْمَصائِبِ فَصَبَرُوا فَكانَتْ عَلَيْهِمْ نِعْمَةً.
(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۲۴۱)

۳۲- اِنَّ الْمَعْصِيَةَ اِذا عَمِلَ بِهَا الْعَبْدُ سِرّاً لَمْ تَضُرَّ اِلاّ عامِلَها وَاِذا عَمِلَ بِها عَلانِيَةً وَلَمْ يُغَيَّرْ عَلَيْهِ اَضَرَّتْ بِالْعامَّةِ.
(قرب الاسناد ص ۲۶)

۳۳- ما مِنْ رَجُلٍ تَكَبَّرَ اَوْتَجَبَّرَ اِلاّ لِذِلَّةٍ وَجَدَها في نَفْسِهِ.
(اصول كافي ج ۲ ص ۳۱۲)

۳۴- بَرُّوا آباءَكُمْ يَبَرُّكُمْ اَبْناؤُكُمْ، وَعِفُّوا عَنْ نِساءِ النّاسِ تَعِفَّ نِساؤُكُمْ.
(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۲۴۲)

۲۹۔ نیکی اپنے نام کی طرح نیک ہے، اور نیکی سے بہتر اس کی جزا کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے، نیکی خدا کی طرف سے اپنے بندے کیلئے ایک ہدیہ ہے، جو شخص لوگوں کے ساتھ نیکی کرنے کو دوست رکھتا ہو، ضروری نہیں ہے کہ اس نے لوگوں کے ساتھ نیکی کی بھی ہو، اور نہ ہر رغبت کرنے والے کیلئے ضروری ہے کہ اس پر قادر بھی ہوا ہو، اور نہ ہر قدرت رکھنے والے کیلئے ضروری ہے کہ اس کو اجازت بھی دی گئی ہو، جب خدا کسی بندے پر احسان کرتا ہے تو اس میں نیکی کی رغبت اور اس پر قدرت اور اجازت سب کچھ اکٹھا کر دیتا ہے پھر طالب اور مطلوب (دونوں) کیلئے سعادت وکرامت سب کچھ مکمل ہو جاتی ہے۔ "بحار ج ۷۸، ص ۲۴۶"

۳۰۔ برادر مومن کی حاجت میں جانے والا صفا ومروہ کے درمیان سعی کرنے والے کی طرح ہے اور برادر مومن کی حاجت کو پوری کرنے والا جنگ بدر واحد میں راہ خدا کے اندر اپنے خون میں لتھڑنے والے کی طرح ہے۔ "تحف العقول، ص ۳۰۳"

۳۱۔ خداوند عالم نے ایک قوم کو اپنی نعمتوں سے مالا مال کر دیا مگر (جب) اس قوم نے خدا کا شکر نہ ادا کیا تو وہی نعمتیں وبال بن گئیں اور ایک قوم کو مصائب میں مبتلا کیا، مگر اس نے صبر کیا پس وہ مصائب اس قوم کیلئے نعمت بن گئے۔ "بحار ج ۷۸، ص ۲۴۱"

۳۲۔ انسان اگر چھپ کر گناہ کرے تو صرف اپنے کو نقصان پہونچاتا ہے اور اگر علی الاعلان گناہ کرے اور اس کی روک تھام نہ کی جائے تو پورے معاشرے کو نقصان پہونچاتا ہے، (قرب الاسناد، ص ۲۶)

۳۳۔ جو شخص بھی تکبّر یا خودسری کرتا ہے وہ صرف اس ذلت ورسوائی کی وجہ سے کرتا ہے جو وہ اپنے اندر پاتا ہے۔ "اصول کافی، ج ۲، ص ۳۱۲"

۳۴۔ تم اپنے آباء کے ساتھ نیکی کرو، تمہاری اولاد تمہارے ساتھ نیکی کرے گی، لوگوں کی عورتوں سے عفت برتو تمہاری عورتوں سے بھی عفت برتی جائے گی۔ "بحار ج ۷۸، ص ۲۴۲"

٣٥ـ صِلْ مَنْ قَطَعَكَ، وَاَعْطِ مَنْ حَرَمَكَ، وَاَحْسِنْ اِلىٰ مَنْ أساءَ اِلَيْكَ، وَسَلِّمْ عَلىٰ مَنْ سَبَّكَ، وَأَنْصِفْ مَنْ خاصَمَكَ، وَاعْفُ عَمَّنْ ظَلَمَكَ، كَما اَنَّكَ تُحِبُّ اَنْ يُعْفىٰ عَنْكَ، فَاعْتَبِرْ بِعَفْوِاللّهِ عَنْكَ، اَلا تَرىٰ اَنَّ شَمْسَهُ اَشْرَقَتْ عَلَى الأَبْرارِ وَالْفُجّارِ، وَاَنَّ مَطَرَهُ يَنْزِلُ عَلَى الصّالِحِينَ وَالْخاطِئينَ.

(تحف العقول ص ٣٠٥)

٣٦ـ اِحْذَرْ مِنَ النّاسِ ثَلاثَةً: الْخائِنَ والظَّلُومَ وَالنَّمّامَ لِاَنَّ مَنْ خانَ لَكَ خانَكَ، وَمَنْ ظَلَمَ لَكَ سَيَظْلِمُكَ، وَمَنْ نَمَّ اِلَيْكَ سَيَنُمُّ عَلَيْكَ.

(تحف العقول ص ٣١٦)

٣٧ـ اِذا كانَ يَوْمَ الْقِيامَةِ بَعَثَ اللّهُ الْعالِمَ وَالْعابِدَ، فَاِذا وَقَفا بَيْنَ يَدَيِ اللّه عَزَّوَجَلَّ قيلَ لِلْعابِدِ:انْطَلِقْ اِلى الْجَنَّةِ وَقيلَ لِلْعالِمِ قِفْ تَشَفَّعْ لِلنّاسِ بِحُسْنِ تَاْديبِكَ لَهُمْ.

(بحار ج ٨ ص ٥٦)

٣٨ـ رَكْعَتانِ يُصَلِّيهِما مُتَزَوِّجٌ اَفْضَلُ مِنْ سَبْعينَ رَكْعَةً يُصَلّيها غَيْرُ مُتَزَوِّجٍ.

(بحارالانوار ج ١٠٣ ص ٢١٩)

٣٩ـ اَلْكادُّ عَلىٰ عِيالِهِ كَالْمُجاهِدِ في سَبيلِ اللّهِ.

(وسائل الشيعة ج١٢ص ٤٣)

٤٠ـ لايَنالُ شَفاعَتَنا مَن اسْتَخَفَّ بِالصَّلاةِ.

فروع کافی ج٣ ص ٢٧٠)

۳۵۔ جو تمہارے ساتھ قطع رحم کرے تم اسکے ساتھ صلۂ رحم کرو، جو تمہارے ساتھ برائی کرے، تم اس کے ساتھ اچھائی کرو، جو تم کو گالی دے اس کو سلام کرو، جو تم سے دشمنی کرے تم اس سے انصاف کا برتاؤ کرو، جو تم پر ظلم کرے اس کو اسی طرح معاف کر دو، جس طرح تم چاہتے ہو کہ تم کو معاف کیا جائے عفو خدا کو پیش نظر رکھو کیا تم نہیں دیکھتے کہ اس کا سورج نیکوں اور بروں سب پر چمکتا ہے اور اس کی بارش نیک لوگوں اور گنہگاروں دونوں پر ہوتی ہے ۔

"تحف العقول ص ۳۰۵"

۳۶۔ تین لوگوں سے ڈرو، ۱۔ خائن، ۲۔ ظالم، ۳۔ چغلخور، اسلئے کہ خائن اگر آج تمہارے (فائدے) کیلئے خیانت کر رہا ہے تو کل تمہارے (نقصان) کیلئے خیانت کرے گا۔ اور جو آج تمہاری خاطر ظلم کر رہا ہے کل تم پر ہی ظلم کر سکتا۔ اور جو تم سے دوسروں کی چغلی کھاتا ہے وہ دوسروں سے تمہاری چغلی کھائے گا ۔ "تحف العقول، ص ۳۱۶"

۳۷۔ قیامت کے دن خدا عالم اور عابد (دونوں) کو اٹھائے گا۔ جب دونوں خدا کے سامنے کھڑے ہوں گے تو عابد سے کہا جائے گا تو جنت میں جا، اور عالم سے کہا جائے گا تم ٹھہرو لوگوں کو بہترین ادب سکھانے کی وجہ سے ان کی شفاعت کرو۔ "بحار، ج ۸، ص ۵۶"

۳۸۔ شادی شدہ کی دو رکعت نماز غیر شادی شدہ کی ستر رکعت نماز سے افضل ہے ۔

"بحار، ج ۱۰۳، ص ۲۱۹"

۳۹۔ اپنے عیال کیلئے کوشش کرنے والا راہ خدا میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے ۔

"وسائل الشیعہ، ج ۱۲، ص ۴۳"

۴۰۔ نماز کی استخفاف کرنے والے کو ہماری شفاعت نصیب نہ ہوگی ۔

"فروع کافی، ج ۳، ص ۲۷۰"